کو مسلم یعنی پکا کرنے یعنی مسلمان بننے پر ہندو روپ یعنی ہندوت غائب
نہیں ہو جاتی۔ خالصہ یعنی مومن سمجھنے پر بھی ہندو و سکھ روپ موجود ہوتے
ہیں۔ یہ ہندو روپ یعنی ہستی تب ختم ہوتی ہے جب انسان برھم روپ ہو
جاتے۔ جنھوں نے جات چھپا کر اپنے آپ کو ختم کیا پرماتما نے بھی انکو ختم
کرنا شروع کر دیا۔ جب ہم لوگوں نے جات چھپا کر باپ کو جواب دیا تو باپ
نے گھر سے نکال دیا۔ چونکہ ہم لوگوں نے اب باپ یعنی قوم کا نام جٹ، اروڑہ
کھتری وغیرہ کی بجائے ہندو سکھ مسلم رکھ لیا تھا۔ اس لئے ہم باپ جٹ
وغیرہ کے گھر سے نکل کر ہندوؤں کے گھر مندروں سکھوں کے گھر گوردواروں یا
مسلمانوں کے گھر مسجدوں کو دوڑے تھے۔ وہاں پہنچ کر ان لوگوں نے ماں ہند یا پاکستان
کو بھی جواب دیا۔ جس پر ماتاؤں نے بھی اپنی گود سے نکال دیا۔ نتیجہ تبادلہ
آبادی۔ اسے ست گورو صاحب نے یوں لکھا ہے۔ "ددا دوس نہ دیجیو کسے
دوس کرماں آپنیاں۔ جو میں کیا سو میں پایا۔ دوس نہ دیجے اور جناں"
اسے کہتے ہیں کرموں کا پھل۔